93752 ـ ہوش و حواس قائم نہ رہنے والے مریض کا حکم

سوال

میری ایك بہن تقریبا تین برس سے بیمار ہے اس نے اس اور پچھلے برس روزے نہیں رکھے، وہ دماغی بیماری کا شکار ہے جس سے شفایابی کی امید نہیں، جس کی بنا پر نہ تو وہ بات چیت کرتی ہے، اور نہ ہی اسے ارد گرد کی کچھ ہوش ہے، اور نہ ہی اسے ہمارے اور اپنے اور اپنی بیٹی کے نام آتے ہیں، تقریبا پاگل ہو چکی ہے... وہ اپنی چارپائی پر پڑی رہتی ہے اور اپنے آپ پر بھی کنٹرول نہیں رکھتی، اسے کسی چیز کا پتہ نہیں اس لیے وہ نماز بھی ادا نہیں کرتی، اس حالت میں روزہ نہ رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے، اور اگر اس کے بدلے کھانا کھلانا ہو تو اس کی ریال میں کتنی قیمت بنتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

روزہ فرض ہونے کے لیے عقل کا ہونا شرط ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

تین قسم کے افراد سے قلم اٹھا لی گئی ہے: مجنون اور پاگل جس کی عقل پر غلبہ ہو چکا ہو حتی کہ وہ ہوش و حواس میں آ جائے، اور سوئے ہوئے شخص سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3499) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو جب آپ کی بہن اس حالت میں پہنچ چکی ہے کہ اس کے ہوش و حواش ہی قائم نہیں اور عقل نہ ہونے کی بنا پر اس میں کسی قسم کی تمیز کرنا باقی نہیں رہا تو اس پر روزے فرض نہیں، اور نہ ہی اس کے ذمہ ان روزوں کی قضاء اور اس کے بدلے کھانا کھلانا ہے.

اور نماز بھی روزے کی طرح ہی ہے، چنانچہ اس پر نماز بھی فرض نہیں ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہر وہ شخص جس میں عقل نہیں تو وہ مکلف نہیں ہے، اور نہ ہی اس پر دینی فرائض و واجبات ہیں، نہ تو نماز اور نہ ہی روزہ اور نہ ہی کھانا کھلانا یعنی جب مطلقا اس پرکوئی چیز واجب نہیں ہوتی، تو اس بنا پر اول فول بکنے والے

یعنی بے عقل اور مجنون شخص نہ تو روزہ فرض ہوتا ہے، اور نہ ہی کھانا کھلانا، کیونکہ وہ اہلیت کھو چکا ہے، اور یہ اہلیت عقل ہے " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 202).

واللہ اعلم .